© rasailojaraid.com

''کیا سمجھے گا وہ جس کی رگوں میں ہے لہو سرد''

ابنِ امیرِ شریعت سید عطاء المحسن بخاری رحمۃ اللہ علیہ

مادی تصورات اور مادی حقیقتیں ماننے والے لوگ روحانی حقیقتوں کا فہم ہی نہیں رکھتے۔ ادراک و معرفت تو ان کی مادی عقل سے صدیوں کے فاصلہ پر ہے۔ مادے میں مسلسل تغیر، ان کی عقل کو متغیر کر دیتا ہے اور وہ ایک نئے تغیر کو حقیقت سمجھ کر اس کے تعاقب میں بھاگ کھڑے ہوتے ہیں اور قلم کے زور سے منوانا شروع کر دیتے ہیں۔ ان بے چاروں کی حالت زار دیدنی ہوتی ہے۔ ابھی وہ اس تغیر کو حقیقت مان کے، منوانے کے عرصہ میں جشن منا رہے ہوتے ہیں کہ ایک تغیر حقیقت کا لبادہ اوڑھے ان بے چاروں کا منہ چڑانے کے لیے سامنے کھڑا ہوتا ہے۔ اسی مادی جدلیّت سے پیدا ہونے والے کمیونزم کو دیکھئے، جہاں اس نے جنم لیا وہاں تو یہ پیدا ہوتے ہی مر گیا تھا لیکن جہاں پینتیس لاکھ انسانوں کو موت کے گھاٹ اتار کے اس مادی تغیر نے حقیقت کا وجود دھارا تھا آج یہ وہاں بھی مر چکا ہے اور واپس ہو رہا ہے، یورپ کے غلیظ ماحول کو پکار رہا ہے۔ انسان کو اپنی آمد پر بھی قتل کیا اور واپسی پر بھی قتل کر رہا ہے اور بے دریغ قتل کر رہا ہے۔ انسان مر رہا ہے مگر یہ مادی عقل والا دو پایہ اپنی بقا کا راستہ تلاشتا ہوا پھر اسی جنگل میں واپس آ گیا ہے جہاں سے انسانیت کی ترقی و برتری کے لیے نکلا تھا۔

اس کے خلاف روحانی حقیقتیں اور ان کا ادراک و یقین غیر متزلزل اور غیر متغیر ہے۔ اس میں جنس، عین اور ذات کا تغیر کبھی نہیں ہوگا، خواہ کتنے موسمی اور مادی تغیرات کی تہیں کیوں نہ جم جائیں۔ مثلاً توحید، رسالت، قیامت...... ان حقیقتوں میں کوئی تغیر بھی نہیں آیا اور نہ بوزنے کی متغیر عقل اس میں تغیر برپا کر سکی ہے۔ ان حقیقتوں کے انکار سے وہ کہ ایک مادہ تھا متغیر ہو گیا، گڑ گیا، مسخ ہو گیا (اس شہابیے کی طرح جو افلاک کی وسعتوں سے گرتا ہوا زمین تک آ کے بھسم ہو جاتا ہے اور بس)

مگر توحید و رسالت اور آخرت کی حقیقتوں میں تغیر رونما نہ کر سکا۔ ان حقیقتوں کی دریافت یقین سے وابستہ ہے۔ یقین کے بغیر یہ حقیقتیں، ان کی معرفت، ان کا ادراک حاصل نہیں ہو سکتا اور یقینیات میں اجتہاد نہیں ہوتا۔ اجتہاد پیش آمدہ واقعات و حالات میں تو ہوتا ہے اور اس میں فرقوں میں تقسیم ہونے کا کوئی خدشہ نہیں۔ فرقوں میں تب تقسیم ہوتا ہے جب آدمی زادہ یقینیات کے مقابلے میں گمان کو یقین بنانے پہ تُل جائے اور اس کے لیے اپنی طبعی قساوت، شقاوت اور بغاوت کو کام میں لائے، اپنی جبلّی خساستوں کو حقیقت کا روپ دے دے۔ مثلاً مسلّم حقیقت یہ ہے کہ غیر محرم مرد جب بھی غیر محرم عورتوں سے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مخلوط ہوگا، بدکاری جنم لے گی۔ اب اس میں بوزنے کی عقل نے اجتہاد کیا۔ بکرے، بکریاں، بھیڑیں، بھیڈو، چڑے، چڑیاں، کوّے، کوّیاں یہ سب بھی ہماری طرح حیوان ہیں مگر ان کے اختلاط پر کوئی پابندی نہیں۔ لہٰذا ہم پر بھی پابندی غلط ہے۔ یہ غلامی کی یادگار ہے، یہ جاہلوں کا شیوہ ہے۔ لہٰذا اختلاط اور آزادی لازم وملزوم ہیں۔ یہ تو فرقہ بنا کر اس نے دین کی بنیادی حقیقت کا انکار کر کے ایک جنسی خبث کو اچھا نام دے کر حقیقت کو متغیر کرنے کی ناپاک کوشش کی اور اس برے تغیر کو حقیقت کا نام دے ڈالا۔

یہ درست ہے کہ جتنے لذیذ تغیّر ہوں گے وہ لذیذ حقیقت بن کے حیوانی عقل پر سایہ فگن رہیں گے اور اس شخص کے لیے حقیقت کا چہرہ چھپا رہے گا کہ وہ اس یقین کی نعمت سے محروم ہے جس سے حقیقتیں پہچانی جاتی ہیں۔ یہی حال تمام جبلّتوں کا ہے۔ جب ان جبلّتوں کو منظّم کرلیا جائے تو فطرت ثانیہ بن جاتی ہیں۔ عورت کی مثال ہی لیجیے، عورت اور مرد کی چاہت، خواہش، جذبہ، محبت مسلّم مگر جبلّت کی ان کیفیتوں کو اگر کھلا چھوڑ دیا جائے تو جنسی انارکی پیدا ہوجائے گی۔ جیسے یورپ اور امریکہ میں اور ان کی نقالی میں اب پاکستان میں جنسی انارکی ''بکثرت پائی جاتی ہے''۔ اور اگر انہی جبلّی کیفیتوں کو منظّم کرلیا جائے اور دین کے ماتحت منظّم کیا جائے اور اس انارکسٹ لڑکے، لڑکی کو شادی کے بندھن میں باندھ دیا جائے تو خیر غالب ہوگی، شر مٹ جائے گا۔ اس کا واضح مطلب یہ نکلتا ہے کہ انسان کے دین کے ماتحت ہو کے منظّم ہونے کا نام خیر ہے اور اس میں اجتہاد کا نام شر ہے۔ محبت کتنی اعلیٰ قدر ہے مگر اس کی بلندی و برتری اسی وقت تک قائم رہے گی۔ جب ماں، بہن، بیٹی اور بیوی سے محبت کی جائے گی اور اگر کوئی نظر باز اور دل پھینک ہوجائے تو اس محبت میں سفلگی، خباثت، خساست، وحشت اور شرارت آجائے گی اور اس شر سے نفرت عین فطرت ہے! اسی میں انسانی ترقی و برتری مضمر ہے۔

اے اولوالالباب، عقل انسانی سے کام لو!

اک زندہ حقیقت مرے سینے میں ہے مستور
کیا سمجھے گا وہ جس کی رگوں میں ہے لہو سرد

(۲/ اگست ۱۹۹۵ء)

ماہانہ مجلس ذکر و اصلاحی بیان
27 نومبر 2008ء
جمعرات بعد نماز مغرب
دارِ بنی ہاشم
مہربان کالونی ملتان
ابن امیر شریعت
حضرت پیر جی
سید عطاء المہیمن بخاری دامت برکاتہم
امیر مجلس احرار اسلام پاکستان
الداعی سید محمد کفیل بخاری ناظم مدرسہ معمورہ دارِ بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان
061-4511961

© rasailojaraid.com